



سوال

(31) کیا رفع سبابة بین السجدتین ثابت ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دربارہ جواز رفع سبابة ہر رکعت کے مابین السجدتین تحقیق کرتا ہوں چنانچہ اس حدیث سے جواز ثابت ہوتا ہے حدیثا عبد اللہ حدیثی ابی ثنا عبد الرزاق انما سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فرغ یدہ حین کبر یعنی استفتح الصلوٰۃ ورفع یدہ حین کبر ورفع یدہ حین قال سمع اللہ لمن حمدہ وسجد فوضع یدہ حدواذنیہ ثم جلس فافتش رجلہ الیسری ثم وضع یدہ الیسری علی رکبتہ ووضع زراعہ الیسری علی فخذہ الیسری ثم اشار بالسبابة ووضع الایجام علی الوسطی وقبض سائر اصابعہ ثم سجد الخ۔ حدیثی مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۳۱۷

ترجمہ: حدیث سنائی ہم کو عبد اللہ نے کہا حدیث سنائی مجھ کو باپ میرے نے کہا حدیث سنائی ہم کو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے عاصم بن کلیب سے اس نے باپ اپنے سے اس نے وائل بن حجر سے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے شروع میں تکبیر اولی پڑھتے وقت اور رکوع کرتے وقت اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا اور دیکھا کہ آپ نے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر رکھے پھر بائیں پاؤں بچھا کر بیٹھ گئے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں کو دائیں ران پر پھر انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کوچھ کی انگلی پر رکھا اور باقی سب انگلیوں کو بند کر لیا پھر (دوسرا) سجدہ کیا۔ مسند امام احمد بن حنبل کی چوتھی جلد ص ۳۱۷ میں بھی اسی طرح ہے۔ اس حدیث سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ رفع سبابة ہر رکعت میں مابین السجدتین جائز ہے یہ حدیث صحیح الاسناد قابل عمل ہے یا نہیں بالتشریح والتصریح تحریر فرماؤں اگر یہ حدیث صحیح متصل الاسناد گ ہے تو فہو المرام اگر ضعیف ہے تو وجوہات ضعف تحریر فرماؤں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اشارہ سبابة بین السجدتین کی حدیث جو مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ میں مروی ہے اس میں عاصم بن کلیب ایک راوی ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے۔ کان من العباد الاولیاء لکنہ مرجی وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وقال ابن المدنی لا یتحج بہما لفرادہ ترجمہ: عاصم بن کلیب ویوں میں سے تھا لیکن مذہب مرجیہ کا رکھتا تھا۔ یحیی بن معین وغیرہ نے اس کی پیشگی بیان کی ہے اور ابن مدینی نے کہا کہ جس حدیث کو وہ اکیلا ہی بیان کرے اس سے دلیل نہ پکڑی جاوے۔

اور تقریب میں لکھا ہے۔ صدوق من الثانیۃ اور خلاصہ میں لکھا ہے وقال الامام ابو داؤد عاصم بن کلیب عن ابیہ عن جدہ یس بشی

ترجمہ: سچا اور دوسرے درجہ کا آدمی ہے۔ امام ابو داؤد نے کہا کہ عاصم بن کلیب جو حدیث اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرے، وہ لائق اعتبار نہیں ہے۔ ۱۲ الغرض عاصم بن کلیب مختلف فیہ ہے بعض اہل علم اس کو ثقہ کہتے ہیں اور بعض ضعیف اور بقاعدہ مسلمہ اصول حدیث الجرح مقدم علی التعذیل جس روایت کے ساتھ عاصم بن کلیب منفرد ہو جائے وہ لائق احتجاج کے نہیں ہے اور تعدیل کلیب کی ساتھ لفظ صدوق کے ہے اور یہ لفظ مرتبہ خاصہ سے ہے اور اہل مرتبہ خاصہ کے لائق احتجاج کے نہیں ہیں



امعان النظر شرح نتیجہ الفکر میں ہے ثم حکم فی اہل ہذہ المراتب الاجتاج بالاربعۃ الاول منھا واما التی بعدھا فانہ لا یتحجج باحد من اھلھا لکون الفاظھا لا تشریحہ بحد شریطۃ الضبط بل یکتب حدیثہ و ینتخبہ

ترجمہ: امعان النظر میں بہت سے اہل مراتب کا بیان کر کے فرماتے ہیں کہ حکم ان مرتبہ والوں کا یہ ہے۔ کہ ان میں سے پہلے چار کے ساتھ دلیل پکڑنی صحیح ہے اور ان چار کے بعد والوں میں کسی ایک کے ساتھ بھی دلیل نہیں پکڑی جاسکتی اس لیے کہ ان کے الفاظ شرط و ضبط کی حد پر مشترک ہیں بلکہ ان کی حدیث لکھ کر اس میں تحقیق کی جاتی ہے۔ اور قرون خیر صحابہ کرام و تابعین و ائمہ اسلام سے بھی اس موقعہ پر اشارہ سبب ثابت نہیں ہے پس متروک العمل ہونا بھی اس حدیث کے ضعف کی دلیل ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 147-148

محدث فتویٰ